بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

جلد ۳۵ | ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ھش | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۲ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۵

177

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور حرارت کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو نقاہت بہت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج مرزا محمد شریف بیگ صاحب نے اپنے لڑکے محمد سعید بیگ صاحب دارالعلوم کی دعوت ولیمہ دی۔

ٹریبیون ——— اور ——— علی گڑھ

انگریزی روزنامہ ٹریبیون نے شمالی ہند میں فرقہ وارانہ منافرت کے شعلوں کو پھونکیں مار مار کر جس قدر بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ شاید ہی کسی جریدہ نے ملک وقوم کی ایسی خدمت کی ہو۔ جھوٹی سپیشلیں چھوڑنے اور مسلم لیگ کے خلاف افواہیں پھیلانے میں پرتاپ ویر بھارت وغیرہ اخبارات کو وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا۔ جو سردار دیال سنگھ آنجہانی جیسے مخیر انسان کے روپے سے قائم شدہ ٹریبیون کو حاصل ہے۔ مسلمانوں کی کوئی تحریک کوئی ادارہ نہیں جس کے خلاف اس نے آواز نہ اٹھائی ہو۔ یہ کانگرسیوں سے زیادہ کانگرسی اور ہندو مہاسبھائیوں سے بڑھ کر ہندو مہاسبھائی اخبار اپنے افتتاحی مقالوں میں کیا۔ اور نامہ نگاروں کی تحریروں سے کیا ہمیشہ مسلمانوں خصوصاً مسلم لیگ کے خلاف زہر چکانی کرتا رہتا ہے۔ پچھلے دنوں انتخابات میں علی گڑھ کالج کے طلباء نے جو حصہ لیا ہے۔ اس نے اس کو مسلمانوں کے اس تعلیمی ادارے کا سخت ترین دشمن بنا دیا ہے۔ اور وہ ہر وقت اس تاک میں لگا رہتا ہے۔ کہ اس کے متعلق کوئی بات خواہ کتنی ہی جھوٹی اور غلط کیوں نہ ہو۔ اسکے ہاتھ آئے۔ اور وہ اس کو لے اڑے چنانچہ حال ہی میں لیاقت علی خان صاحب ممبر عبوری حکومت نے جو کانووکیشن ایڈریس علی گڑھ کالج میں پڑھا ہے۔ اس سے تو یہ بالکل آپے سے باہر ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۱۹ فروری کی اشاعت میں علی گڑھ کے متعلق لکھتا ہے

"کبھی سر سید احمد نے جب علی گڑھ کالج کی بناء قائم کی تھی۔ تو اس وقت اندیشہ ہوا تھا۔ کہ یہ کالج تشتت وافتراق پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔ اگرچہ یہ بھی امید تھی۔ کہ شائد مسلمانوں کو تہذیبی پالش کرنے میں مدد ومعاون ہو۔"

پھر لکھا ہے۔ کہ

"صرف زمانہ خلافت میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے زیر اثر اس نے کچھ قومی رنگ اختیار کیا تھا۔ جب کالج کی جگہ جامعہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مگر علی گڑھ کی فضا فوراً بعد پھر ایسی فرقہ وارانہ ہوگئی۔ کہ جامعہ کا قیام وہاں مشکل ہو گیا۔ اور مولوی ذاکر حسین صاحب اسں کو دہلی لے آئے جہاں وہ اب بڑی کامیابی کے ساتھ اس کو چلا رہے ہیں۔"

اس کے بعد ٹریبیون نے علی گڑھ کالج کو اس طرح دودو ہاتھوں لیا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ جو نقشہ علی گڑھ کالج کا کھینچا گیا ہے۔ وہ ایسا دہشتناک ہے کہ اس کو پڑھ کر خیال ہونے لگتا ہے۔ کہ شائد ہی دنیا کے پردہ پر اس سے بری کوئی جگہ ہوگی۔ جیسا کہ علی گڑھ کالج ہے۔ اور یہ صرف اس لئے کہ اس کے طلباء مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ چونکہ علی گڑھ مسلم لیگ کا حامی ہے۔ اس لئے ٹریبیون کی نظر میں وہ ہندوستان میں سب سے بری جگہ ہے۔ یعنی جب تک سوراج ہندوؤں کے عزائم میں کوئی مدد ومعاون نہ ہو۔ وہ اچھا کہلا ہی نہیں سکتا۔ لیکن اگر ٹریبیون کا حافظہ کام دیتا ہے۔ تو اس کو ذرا زمانہ خلافت کا نقشہ سامنے لانا چاہیئے مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور ان کے رفقا علی گڑھ میں کالج کی جگہ جامعہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ مگر اس کے برخلاف مالوی جی نے بنارس کی ہندو یونیورسٹی میں ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت کے سب سے بڑے مشیر گاندھی جی کو بھی پھٹکنے نہ دیا۔ علی گڑھ کو تباہ کرچکنے کے بعد جب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے گاندھی جی سے پوچھا۔ کہ بنارس کے کالج کا کیا ہوگا۔ تو آپ نے یہ سادہ سا جواب دے کر گلو خلاصی کرالی کہ "مالوی جی نہیں مانتے"۔ پھر انہی مالوی جی کے مشورہ سے گاندھی جی نے باردولی میں ہتھیار رکھ کر قومی تحریک کو جو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ تحریک تھی۔ ہمیشہ کے لئے مادر ہند کی مٹی کے نیچے کہیں میلوں دفن کر دیا۔ حالت یہ تھی۔ کہ تمام خلافتی لیڈر علی برادران سمیت جیلوں میں پڑے تھے اور جب اسیران جیل کو اطلاع ملی۔ کہ گاندھی جی نے ہتھیار رکھ دیئے ہیں۔ تو انہوں نے راہ نماؤں کو جیل سے نہائت مضطربانہ خطوط لکھے۔ جب ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء کو یہ خطوط گاندھی جی کو پیش ہوئے تو انہوں نے جواب دیا کہ

"جو لوگ جیل میں ہیں وہ سول حیثیت سے مردہ ہیں۔ اور ان کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ باہر والوں کو مشورہ دیں۔"

اب اگر ٹریبیون کو خلافت کا زمانہ یاد آگیا ہے۔ تو ہم اس سے سوال کرتے ہیں۔ کہ آپ کے خیال میں علی گڑھ زہریلا درخت ہے۔ تو مالوی جی کی بنارس ہندو یونیورسٹی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ اسے تو اتنی بڑی متحدہ قومی تحریک کے لمحہ کمال میں بھی ذرا قومی احساس نہ ہوا تشتت وافتراق کا کونسا مقام ہے علی گڑھ یا بنارس۔ لیاقت علی خان اور علی گڑھ کے طلباء مسلم لیگ کی حمایت کریں۔ تو ملک و قوم کے دشمن کہلائیں۔ اور اگر مالوی جی بنارس کالج پر آنچ نہ آنے دیں۔ تو دیش بھگت اور گاندھی جی . . . .

ٹریبیون کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مالوی جی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ... پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اور گاندھی جی کا یہی گٹھ جوڑ تھا۔ جس نے مسلمانوں کی آنکھیں کھولدیں۔ جہاں خلافت کمیٹی اور کانگرس کے اتحاد میں سینکڑوں اسلامی تعلیمی ادارے تباہ ہو گئے۔ وہاں مالوی جی اور گاندھی جی کی دانائی نے ایک بھی ہندو تعلیمی ادارے کو نقصان نہ پہنچنے دیا۔ بلکہ اس مشترکہ تحریک میں مال و جان کا جتنا بھی نقصان اٹھانا پڑا۔ مسلمانوں کو اٹھانا پڑا۔ اور ہندو صاف بچ گئے۔ اور کانگرس کے بڑے بڑے لیڈروں نے مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر انگریزوں سے ساز باز کرلی۔ اس سے مسلمانوں کو بین طور پر پتہ لگ گیا۔ کہ کانگرسی لیڈروں کے ارادے کیا ہیں۔ لیکن کانگرس جانتی تھی۔ کہ مسلمانوں کی شمولیت کے بغیر ہندوستان آزاد نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مسلمانوں میں وہ اپنا اعتماد کھو چکی تھی۔ اس لئے اس نے اپنی سرمایہ داری اور طرح طرح کے دیگر ہتھیاروں سے کام لینا شروع کیا۔ اور مسلم لیگ کو جس نے مسلمانوں کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اسکو بدنام کرنے کی پالیسی شروع کی۔ اور جو اب تک وہ نبھائے چلی جاتی ہے۔ اور شمالی ہند میں ٹریبیون اسی پالیسی کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ ہر اس بات کے خلاف لکھتا ہے۔ جس کا تعلق مسلم لیگ یا مسلم مفاد کے ساتھ ہو۔

آزادی جون ۱۹۴۸ء تک؟

وزیر اعظم انگلستان نے جو اعلان ۲۰ فروری کی شام کو کیا ہے۔ وہ ناظرین سن چکے ہوں گے۔ آخر کانگرس کی ضد کا جو نتیجہ نکلنا تھا۔ نکل آیا۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ ۱۶ مئی کے وزارتی اعلان اور ۶ دسمبر کی تشریح کی صریح خلاف ورزی کر کے پنڈت نہرو اور دوسرے کانگرسیوں کو یہ امید کیونکر بندھی تھی۔ کہ برطانیہ مسلم لیگ کو یکدم عبوری حکومت سے نکل جانے کا حکم دیدیگا۔ ہندوستانیوں کی کس قدر بدقسمتی ہے۔ کہ جو لوگ اتفاقاً اس وقت ان کی طرف سے آزادی کی پیشکش وصول کرنے کے لئے پیش پیش ہیں۔ انہی سے ایسی حرکات سرزد ہو رہی ہیں کہ خود بخود یہ پیشکش بعید سے بعید مستقبل پر پڑتی جا رہی ہے۔ بیشک برطانیہ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ جون ۱۹۴۸ء تک وہ ہندوستان کو آزادی دے دیگا۔ لیکن اگر ان الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس اعلان کے ساتھ ایسی شرائط بھی ہیں۔ جن کو پورا کرنا موجودہ لیڈروں کے توبس کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ خاصکر جبکہ کانگرس بجائے سیدھی طرح چلنے کے الٹے الٹے اڑنگے بیچ میں پھنساتی چلی جاتی ہے۔ اب بھی اگر کانگرس اپنی ضد پر قائم رہی۔ اور اس نے وہی دانائی نہ دکھائی۔ جو اس نے والیان ریاست کے ساتھ سمجھوتہ کرنے میں ظاہر کی ہے۔ تو یقیناً اس کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ ایک جون ۱۹۴۸ء تو کیا ایسے کئی جون گذر جائیں گے۔ مگر ہندوستان کو آزادی کا مُنہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ۔ آج خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی طباعت کا اعلان فرمایا۔ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی پہلی جلد جو دیباچہ اور دس سپاروں پر مشتمل ہوگی۔ انشاء اللہ مجلس مشاورت تک طبع ہو جائیگی۔ صرف دو ہزار جلدیں شائع ہو سکیں گی۔ اس لئے احباب کو اپنی جلد ابھی سے ریزرو کرا لینی چاہیئے۔ قیمت تقریباً ۲۵/- روپے فی جلد ہوگی۔ خطبہ کے بعد شام تک ۲۱۳ خریداروں کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ دو ہزار میں سے ایک ہزار جلد مستشرقین اور لائبریریوں کے لئے وقف ہوگی۔ جن کی قیمت مخلصین جماعت ادا کریں گے۔ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سو جلد کی قیمت ادا کرنے کا گراں قدر وعدہ فرمایا ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنا وعدہ بھجوائیں۔

چودھری مشتاق احمد صاحب کی حالت بفضل خدا پہلے سے بہتر ہے
انہیں پرائیویٹ وارڈ میں تبدیل کر دیا گیا ہے

لنڈن ۲۰ فروری۔ مکرم ظہور احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ جن کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ اب بفضل خدا ان کی حالت بہتر ہے۔ اور انہیں پرائیویٹ وارڈ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ احباب دردِ دل سے اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے دعا مانگیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ارشاد حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ دربارہ توسیع تعلیم الاسلام کالج

حال ہی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ارشاد موصول ہوا ہے۔ کہ کالج کے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لیکن اس کے چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سست ہوتی جا رہی ہے۔ اب تک توسیع کالج کے دو لاکھ کے مطالبہ کے مقابلہ میں صرف محدودے چند احباب نے وعدے بھجوانے اور ادائیگی کرنے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ اسکی وجہ غالباً صرف یہی ہے کہ وہ احباب جن پر حسن ظنی کر کے حضور نے تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں کہ اگر ان میں سے پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اس کام کے لئے آگے آگئے۔ تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں"۔

انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اس فنڈ میں وعدے نہیں لکھوائے۔ اور جو وعدے لکھوائے ہیں۔ ان کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ نہیں فرما رہے۔ حضرت کے حضور اس چندہ میں وعدہ کرنے والوں اور نقد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست روزانہ پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا جن احباب نے ابھی تک اس فنڈ میں اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ جلد بھجوا دیں۔ اور جنہوں نے وعدے بھجوائے ہیں۔ وہ ان میں اضافہ کی سعی فرماتے ہوئے جلد ادائیگی کا انتظام فرمائیں۔ تا حضور کی خدمت میں ان کے نام جلد از جلد پیش ہو کر دعائے خیر کا ذریعہ ہوں۔ (ناظر بیت المال)

چندہ امداد مظلومین فسادات و مضبوطی مرکز سلسلہ کے متعلق یاد دہانی

میں نے ایک اعلان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۴۷ء کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں چندہ امداد مظلومین فسادات و مضبوطی مرکز کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرتے ہوئے اپیل کی تھی کہ وہ اس بارہ میں اپنے فرض کو شناخت کرتے ہوئے مجوزہ شرح کے مطابق چندہ کی فراہمی کے لئے خاص جد و جہد کریں۔ اور سابقہ وعدوں پر نظر ثانی کر کے مکمل فہرستیں ۲۵ فروری ۱۹۴۷ء تک نظارت ہذا میں بھیج دیں۔ لیکن اس وقت تک وعدوں میں کوئی نمایاں اضافہ معلوم نہیں ہوا۔ چونکہ ۲۵ فروری کی تاریخ قریب آ رہی ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو یاد دہانی کی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی میری اپیل متذکرہ بالا کی تعمیل کی طرف خاص توجہ دیکر وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے تاریخ مقررہ تک دفتر ہذا میں بہر حال بھیج دیویں۔ (ناظر بیت المال)

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

سکندر ایتھلیٹک ٹورنامنٹ جو گذشتہ دنوں لاہور میں منعقد ہوا۔ اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا ایک طالب علم سعید احمد ۱۰۰ گز کی دوڑ اور اونچی چھلانگ کے مقابلوں میں دوم آیا اور انعام حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (نامہ نگار)

مسئلۂ فلسطین میں انصاف کی ضرورت

فلسطین کا مسئلہ بہت سی حکومتوں کی سردردی کا باعث بنا ہوا ہے۔ ابھی تک کوئی ایسا حل تجویز نہیں کیا گیا۔ جو فلسطین کے ساتھ وابستگی کا دعوے کرنے والی اقوام کی تسلی کا باعث ہو بالعموم جو تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔ اس میں عربوں کے حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حالانکہ اخلاقاً اور قانوناً (گو سیاستاً نہ سہی) عرب لوگوں کی تسلی اور ان کے حقوق کی حفاظت کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ ہمیں سب سے زیادہ افسوس امریکہ کی حکومت کے رویہ پر ہے۔ جو خواہ مخواہ بیچارے عربوں پر یہودیوں کے ایک گروہ کثیر کو ٹھونسنا چاہتی ہے۔ فلسطین ایک چھوٹا سا ملک ہے اور بہت ہی چھوٹا ملک۔ جس کی آبادی (۱۹۴۴ء) صرف سترہ لاکھ اتالیس ہزار چھ سو چوبیس نفوس ہے۔ اس چھوٹے سے ملک میں مسلمان عیسائی اور یہودی بستے ہیں۔ اگر باہر سے مزید یہودی یہاں لا کر بسائے جائیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اصل باشندوں کے شہری حقوق خطرہ میں پڑ جائینگے۔ یہودی ایک متمول قوم ہے ان کی اکثریت عربوں کی اقتصادی بدحالی کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن صدر ٹرومین ہیں۔ کہ اپنی رائے پر اڑے ہوئے ہیں۔ صاف نظر آ رہا ہے۔ کہ انہیں اس رویہ سے اپنے لئے نئے انتخاب میں یہودی ووٹوں کا حصول مقصود ہے۔ ورگرنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اس نامعقول بات پر زور دیں۔ کیوں امریکہ میں یہودی نہیں بسائے جاتے؟ فلسطین کے علاوہ دنیا کے قریباً ہر ملک میں یہودیوں کو بسایا جا سکتا ہے۔ کینیڈا میں پچاس ملین افراد کے بسائے جانے کی گنجائش ہے اور آسٹریلیا کو کم از کم تیس ملین افراد زمین کو آباد کرنے کے لئے چاہئیں۔

اس موقعہ پر ایک نہایت ہی موزون رائے کا اظہار میجر جنرل سر ایڈورڈ سپیئرز کی طرف سے ہوا ہے جو ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۴ء تک شام و لبنان کی ری پبلک میں برطانوی وزیر رہے ہیں۔ مشرق وسطےٰ کے مسائل سے بخوبی واقف ہیں۔ ایک مضمون کے دوران میں آپ لنڈن کے اخبار "ڈیلی میل" میں ملک کی تقسیم کی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کیا ملک کی تقسیم کی تجویز کے حامیوں نے کبھی اپنے آپ سے یہ سوال کیا ہے کہ ہم کس اخلاقی یا قانونی حق کی بناء پر اس سکیم کو ملک کی اکثریت کی مرضی کے خلاف ان پر نافذ کر سکتے ہیں۔ ملک ہمارے زیر حفاظت ہے۔ اور ہم اس کے باشندوں کے امین ہیں۔ نہ ہی اس سپردگی کی شرائط میں اور نہ ہی یونائیٹڈ نیشنز کے چارٹر کی رو سے ہمیں ملک کو تقسیم کرنے کا کوئی حق حاصل ہے۔ جو چیز ہماری نہیں وہ ہم دوسروں کو دے کیونکر سکتے ہیں۔"

دراصل فلسطین کے مسئلہ کو پناہ گزینوں کے مسئلہ میں مخلوط کیا جا رہا ہے۔ ماہر مضمون نگار نے اس نقطہ کو بھی خوب واضح کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"ہمیں پناہ گزینوں کے مسئلہ اور فلسطین کے مسئلہ میں امتیاز کرنا چاہیئے۔ اور اس حقیقت کا سامنا کرنا چاہیئے۔ کہ فلسطین میں اب کوئی یہودی پناہ گزین آباد نہیں کئے جا سکتے۔ چونکہ پناہ گزینوں کو آباد کرنے کی مشکل کو حل کرنے کے لئے فلسطین کی زمین کو ہم وسعت نہیں دے سکتے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم انہیں وہاں آباد کریں۔ جن ملکوں کے لوگ انہیں اپنے وہاں آباد کرنا چاہیں۔ ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم یورپین یہودیوں کو ان کے اصلی ملکوں میں دوبارہ آباد کریں . . .

نازیوں نے جو جائدادیں یہودیوں سے ضبط کی تھیں۔ اور انہوں نے جن لوگوں کو قتل کیا تھا۔ اور ان کے کوئی ورثاء نہ تھے۔ ان کی دولت اور ہٹلر کے مظالم کا نشانہ بننے والوں کی بیموں کی پالیسیاں۔ اگر یہ سب کچھ یورپین یہودیوں کو ان کے اصلی ممالک میں انہیں دوبارہ آباد کرنے پر صرف کی جائیں۔ یا ان لوگوں کو دی جائیں جو دوسرے ممالک میں از سر نو بسنا چاہتے ہوں۔ تو یہ طریق بالکل بجا ہوگا۔

(۲۳ جنوری)

یہ سچ ہے کہ وہ یہودی جو نازی مظالم کا شکار تھے۔ آج انہیں دوبارہ جرمنی میں آسانی سے آباد کیا جا سکتا ہے اب اس ملک میں ان کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ برطانیہ یا امریکہ۔ محض اس کو بہانہ بنا کر یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کی کوشش کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔ یہ صریح بے انصافی ہے۔ اور کھلم کھلا ظلم ہے آج بھی فلسطین میں موجود یہودیوں کی تعداد کچھ کم نہیں۔ ساڑھے سترہ لاکھ کی آبادی میں یہودیوں کی تعداد ساڑھے چھ لاکھ ہے۔ جو عربوں کی تشویش کا کافی سامان ہے۔ یہ لوگ اپنی طاقت اور دولت کے باعث آج فلسطین میں برطانیہ کی حکومت کو بھی ناک چنے چبوا رہے ہیں۔ آئے دن دہشت انگیزی اور مفسدہ پردازی ان کا شیوہ ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کو چاہیئے کہ وہ دوسروں سے ایسا سلوک کریں جیسا کہ وہ اپنے ساتھ چاہتے ہیں۔

خاکسار۔ ناصر احمد واقف تحریک
از زیورک

بیعت کرا کر رشتہ کرنا ممنوع ہے

دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض احباب مسئلہ کی غلط فہمی سے یا دانستہ طور پر بیعت کرا کر رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ نظارت ہذا ایسے احباب کی راہ نمائی کے لئے بتانا چاہتی ہے۔ کہ ایسا کرنا سلسلہ احمدیہ کے اصول کے خلاف ہے۔ اور ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سچے احمدی بنیں۔ اور سلسلہ کے اصول کی پابندی کریں۔ اس بارہ میں قاعدہ کے الفاظ بغرض اعلان عام شائع کئے جاتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

چونکہ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ لوگ کسی احمدی لڑکی کا رشتہ لینے کی خاطر احمدی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ کسی نو احمدی کو اس کی تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی احمدی لڑکی کا رشتہ مرکز کی اجازت کے بغیر نہ دیا جائے اور جس شخص کے متعلق یہ ثابت ہو۔ کہ وہ رشتہ کی خاطر احمدی ہوا ہے۔ اسے کسی وقت بھی احمدی لڑکی کا رشتہ نہیں دیا جائیگا۔ تاوقتیکہ مرکز کو تسلی نہ ہو جائے۔ کہ اب وہ مخلص احمدی ہے۔ ایسی اجازت نظارت تعلیم کے واسطہ سے حاصل کی جائے گی۔" (قاعدہ ۵۰ صفحہ ۲۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی کو نہیں چھوڑیگا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔"

(اعلان اشتہار ۷ جون ۱۸۹۸ء)

نیز حضور کا ارشاد ہے۔

"تم اگر رلے ملے رہے۔ تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

جماعتوں کو چاہیئے کہ سلسلہ کے اس اصول کی مضبوطی سے پابندی کریں۔ اور دوسرے دوستوں سے کرائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

شذرات

بہار اور گاندھی جی

بہار کے مسلمانوں کے قتل عام اور ان کے املاک کو جلا کر خاک سیاہ کر دینے کی بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ نواکھلی (بنگال) کے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق کانگرسی لیڈروں اور کانگرسی اخبارات نے سراسر جھوٹی اور بے حد مبالغہ آمیز کہانیاں شائع کر کے ہندوؤں کو انتہا درجہ کا اشتعال دلایا۔ اور وہ بہار کے علاقہ میں جہاں کانگرس کا سب سے زیادہ زور اور رسوخ ہے۔ بدقسمت قلیل التعداد مسلمانوں پر جنگلی درندوں کی طرح ٹوٹ پڑے۔ اور وہ کچھ کیا۔ جو گذشتہ جنگ عظیم میں کسی ظالم سے ظالم حکومت نے بھی نہیں کیا تھا۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہندوؤں کو انتہائی اشتعال دلانے کی شرمناک حرکات جن کا نتیجہ تشدد کے سوا اور کچھ نکل ہی نہ سکتا تھا۔ گاندھی جی تو برداشت نہ کرتے۔ جو عدم تشدد کے جنم داتا سمجھے جاتے ہیں۔ اور جو یہ ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی تشدد کو روا نہیں رکھتے۔ لیکن وہ بھی خاموش رہے۔ حتیٰ کہ نواکھلی میں پہنچ کر اور اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ کر کہ اس علاقہ کے متعلق ہندوؤں نے جو کچھ کہا اور لکھا۔ وہ بے حد مبالغہ آمیز اور سراسر بے بنیاد ہے۔ انہوں نے حقیقت کے اظہار کی ضرورت نہ محسوس کی۔ کیوں اس لئے کہ بہار میں ہندوؤں نے جو کچھ کیا۔ اس کی شناعت واضح نہ ہو جائے۔

اس بارے میں جب مسلمانوں نے ان سے شکوہ کرتے ہوئے بقول ان کے ان سے کہا۔ کہ "نواکھلی اور آس پاس کے علاقے میں موتوں کی مبالغہ آمیز خبروں کی انہوں نے تردید کیوں نہیں کی"۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اور یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ "میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔ جس سے موتوں کی تعداد پانچ ہزار ثابت ہو۔ تعداد یقینی طور پر کم ہے" یہ جواب دیا کہ "میں نے اس لئے تردید نہیں کی کیونکہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اسے ظاہر کرنا نہیں چاہتا"۔

(پرتاپ ۸ر جنوری)

مگر یہ نہ بتایا کہ جو کچھ دیکھا ہے اسے کیوں ظاہر کرنا نہیں چاہیئے۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہیں اتنا بھی گوارا نہیں کہ بہار کے مسلمانوں کی تباہی پر کسی کے دل میں ہمدردی کا معمولی سا جذبہ بھی پیدا ہو۔ مگر زبان سے اب بھی یہی فرما رہے ہیں "مجھے بار بار یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ میری جگہ بہار کی بجائے نواکھلی ہے۔ میں یہاں سے ہی دونوں فرقوں کی سب سے بڑی خدمت کر سکتا ہوں"۔

اگر بہار کے مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے۔ کہ جن مبالغہ آمیز خبروں کی بنا پر انہیں قربانی کے بکرے بنا دیا گیا ان میں حقیقت کا کوئی شائبہ بھی نہ پاتے ہوئے ان کی تردید نہ کی جائے۔ تو واقعی گاندھی جی بہار کے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس احسان کے بدلے میں تمام مسلمانانِ ہند کو ان کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔

بنگال کے فسادات اور بہار کے حادثات

مسلمانوں کو چاہیئے کہ گاندھی جی کی اس معذوری کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ جو ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے متعلق انہیں پیش آ جایا کرتی ہے۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ گاندھی جی نے نواکھلی اور اس کے آس پاس کے علاقہ میں جو کچھ دیکھا۔ اسے ظاہر کر دیں۔ جبکہ بنگال کے وزیر اعظم نے ذمہ وارانہ طریق سے بنگال اسمبلی میں جو بیان حال ہی میں دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"نواکھلی کے ۱۴۸ دیہات میں گڑبڑ ہوئی۔ اس ضلع میں کل ۱۴۵ اشخاص ہلاک اور ۱۹۰ اشخاص زخمی ہوئے۔ اغوا کی صرف ۱۰ اور جبری شادیوں کی صرف دو چار داتیں ہوئیں۔ لیکن زنا بالجبر کے کسی واقعہ کا پتہ نہیں ملا۔ ضلع ٹپرہ میں ۱۷۸ دیہات میں گڑبڑ ہوئی۔ ۲۷ اشخاص ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں کچھ مسلمان بھی شامل ہیں۔ اغوا۔ جبری شادیوں اور زنا بالجبر کے واقعات کی کوئی اطلاع نہیں ملی"۔

(پرتاپ ۸ر فروری)

اس سرکاری بیان سے جہاں ہندوؤں کی مبالغہ آمیزیوں کی پوری پوری تردید ہو جاتی ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ نواکھلی اور ٹپرہ کے فسادات کو بہار۔ گیا۔ مونگھیر اور بھاگلپور اضلاع کے حادثات سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ (خاکی غلام نبی)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

جمشید پور

محمد سلیمان صاحب سیکرٹری لکھتے ہیں کہ تیس آدمی زیر تبلیغ ہیں۔ جن کو ٹریکٹ سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ چند معززین کا پتہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو بھیجا گیا۔ کہ لٹریچر بھیج سکیں۔ ایک معزز ہندو دوست بہت شوق سے احمدیت کی اسٹڈی کر رہے ہیں۔ وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ اور سوالات کرتے ہیں۔ جن کا ان کو تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے۔

خانپور سرہند

مولوی منظور احمد صاحب خانپور سرہند سے لکھتے ہیں۔ کہ پانچ اشخاص کے بیعت فارم ارسال ہیں۔ خانپور کا دورہ ختم کر کے اب لکھنؤ کا دورہ شروع ہے۔ جس میں انفرادی تبلیغ پر زیادہ زور ہے۔ خانپور میں ۶ لیکچر دیئے۔ ایک ہزار کس کو تبلیغ کی۔ چار اشخاص نے بیعت کی۔ الحمد للہ۔

مدراس

ملک اکبر علی صاحب واقف زندگی مدراس سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ۲/۱/۴۷ کی شام کو منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ معززین شہر کے ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مدراس ایم حسن محمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس مدراس۔ صدر صاحب مسلم نیشنلسٹ پارٹی۔ سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ مدراس شامل تھے۔ مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کا ظہور پر تقریر کی۔ احباب نے بہت دلچسپی سے سنی۔ بعد میں حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔

فیروز پور شہر

عبدالرحمٰن خاں صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ ۹۴ اشخاص معین اور ۲۱۸ غیر معین زیر تبلیغ رہے۔ ۷ افراد کو خطوط کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ موضع دلچی کے امام مسجد سنجیدہ آدمی ہیں۔ وقتاً فوقتاً تبادلہ خیالات کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ قادیان جا کر خلیفۃ المسیح سے ملاقات کر کے مزید تشفی کروں گا۔ اس نے بعض سوالات بھی کئے۔ جن کے جوابات دیئے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر دیا گیا۔

سندھ

پراونشل سیکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۱۲ ربیع الاول یوم ولادت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سیرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ منایا گیا۔ جس میں لاؤڈ سپیکر کا اور عورتوں کے لئے پردہ کا بھی تسلی بخش انتظام تھا۔ حاضری پانچ سو کے قریب تھی۔ تقریریں چھ ہوئیں۔ کچھ اردو میں اور کچھ سندھی میں۔ جلسہ کے بعد معززین شرفاء کو تبلیغ احمدیت کا موقع ملا۔ بہت متاثر ہوئے۔ اور اقرار کیا۔ کہ آج تک ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس طریق سے تعریف نہیں سنی تھی۔ بعض دوران تقریر میں آبدیدہ ہو رہے تھے۔

شملہ

عبدالمجید صاحب سیکرٹری تبلیغ شملہ لکھتے ہیں۔ کہ خدام الاحمدیہ کا ہر نوجوان تبلیغ میں مصروف ہے۔ جن دوستوں کے پاس الفضل آتا ہے۔ وہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھ کر سناتے اور پھر دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیتے ہیں۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب کا مضمون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر بہت دلچسپی سے پڑھا جا رہا ہے۔ حضرت اقدس کی کتب بھی پڑھنے کے لئے دی گئی ہیں۔ انفرادی اور خطوط کے ذریعہ سے بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔

سکندر آباد

سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ سکندر آباد تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انفرادی طور پر ۲۲۳ خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں میں لکھے گئے۔ ۱۰۸۴ کا مفت اور ۹۴ کا قیمتاً لٹریچر بھجوایا گیا۔ ہر جمعہ کو عرفانی صاحب درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ خدام کی تنظیم باقاعدہ جاری ہے۔ مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے سکھ گوردوارہ کے سکرٹری اور آریہ سماج کے پرچارک سے تبادلہ خیالات کیا۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے مرزا سر محمد اسمٰعیل

ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے

ایک اقتباس از تقریر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ بر موقعہ جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء جماعتوں کی آگاہی اور تعمیل کے لئے درج ذیل ہے اس اقتباس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ حضور کا منشا مبارک یہ ہے کہ ہم میں سے ہر بالغ مرد اور بالغ عورت یہ عہد کرے کہ وہ تبلیغ کے ذریعہ سے سال میں چار چار یا کم از کم ایک ایک نیا احمدی بنائیں گے۔ اس ارشاد کی تعمیل کے لئے فارم وعدہ بیعت ۱۹۴۷ء تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے امراء پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ کا یہ فرض ہے کہ یہ فارم فوری طور پر جماعت کے تمام بالغ افراد سے پُر کرا کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ حضور فرماتے ہیں :

"میں آخر میں دوستوں کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ ہر ایک احمدی وعدہ کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے گا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ سوائے چار ہزار آدمیوں کے باقی جماعت نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی۔ اور ان میں سے بھی چار سو آدمیوں نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ باقی اپنے وعدہ کو پورا نہیں کر سکے۔ میں نے جماعت دہلی سے یہ وعدہ لیا تھا کہ وہ تین ماہ میں ایک ایک احمدی بنائیں گے۔ اس طرح ہر ایک آدمی نے سال میں چار آدمی احمدی بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ میں دوسرے دوستوں کو بھی اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی سستی اور غفلت کو ترک کریں اور اپنی پچھلی کوتاہی پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر تمام دوست تبلیغ کو اپنا فرض قرار دے لیں۔ تو سال میں دو تین لاکھ آدمیوں کا احمدی ہونا مشکل بات نہیں۔ اور اگر جماعت دس سال تک پوری تگ و دو کے ساتھ تبلیغ کرے تو دس سال کے اندر اندر ہماری جماعت ہندوستان کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ کم از کم سال میں ایک احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں ہے لیکن ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ دوست اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اگر ہم آہستہ آہستہ چل رہے ہیں تو دنیا تو آہستہ آہستہ نہیں چل رہی۔ دنیا کا ہر طبقہ ایک نئے نظام کو چلانے کی فکر میں ہے۔ اگر ہم نے اپنی چال کو نہ بدلا تو دنیا کا مقابلہ کرنا تو الگ رہا۔ دنیا میں ہماری رہائش کے لئے بھی کوئی جگہ نہ رہے گی۔ پس دین کی عمارت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرو۔ اور ہماری جماعت کے ہر فرد کو خواہ جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ عورت ہو یا مرد ہو وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور اپنے روزانہ پروگرام میں تبلیغ کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ شہر والوں پر تو اور بھی زیادہ ذمہ داری ہے۔ کیونکہ شہروں میں تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ بات کو جلدی سمجھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک شہری کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ سال میں کم از کم چار احمدی بنائے گا۔ اگر آپ لوگ نیک عزائم کے ساتھ جدوجہد جاری کریں گے تو اللہ تعالےٰ آپ کے لئے تبلیغ کے نئے نئے راستے کھول دے گا۔ اور آپ کی زبانوں میں خاص اثر پیدا کرے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحیح رنگ میں تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے "

انچارج دفتر بیعت قادیان

بمبئی اور چمن ایجنسیوں کے تبدیل شدہ پتے

تحریک جدید قادیان کی بمبئی اور چمن ایجنسیوں کے پتے تبدیل ہو گئے ہیں۔ آئندہ مندرجہ ذیل پتوں پر خط و کتابت کی جائے

(۱) سید ظہیر احمد صاحب (واقف زندگی) ۳۰/۳ جمشید فیروز محل۔ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی۔

(۲) عبدالوحید خانصاحب (واقف زندگی) یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی چمن وکیل التجارۃ

فہرست منظور شدہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داران کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کیلئے دی جاتی ہے جسکے بعد نیا انتخاب ہونا چاہیئے ناظر اعلیٰ

۵۲۱ احمدیہ ہوسٹل لاہور
پریذیڈنٹ سید محمود اختر صاحب
جنرل سیکرٹری ۔ مسعود احمد صاحب
فنانشل سیکرٹری ۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب مختار
آڈیٹر ۔ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب۔

۵۲۲ ٹراونکور کاروناگاپلی
پریذیڈنٹ ۔ ایم محمد کنجی صاحب
سیکرٹری ۔ ایم ابوبکر صاحب
" مال ۔ اے محمد صاحب۔
آڈیٹر ۔ کے این محمد شمس الدین صاحب

۵۲۳ سونگھڑہ
سیکرٹری مال ۔ مولوی سید غلام احمد صاحب

۵۲۴ چک $\frac{163}{W.B}$ ملتان
پریذیڈنٹ میاں عطاء اللہ صاحب
سیکرٹری مال " "

۵۲۵ شہر سلطان (مظفر گڑھ)
پریذیڈنٹ ۔ ڈاکٹر مقبول احمد صاحب
جنرل سیکرٹری ۔ ماسٹر محمد خانصاحب

۵۲۶ چک $\frac{216}{E.B}$ (ملتان)
پریذیڈنٹ ۔ چوہدری نجات احمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ چوہدری دین محمد صاحب

۵۲۷ چک $\frac{151}{}$ ڈرکی ٹھٹھہ بارہ کر سندھ
پریذیڈنٹ ۔ چوہدری علی احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
" مال ۔ چوہدری علی احمد صاحب۔
" تعلیم و تربیت ۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب

۵۲۸ چک $\frac{24}{}$ دررو دتیانی (سندھ)
پریذیڈنٹ ۔ ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب
سیکرٹری مال ۔ چوہدری اختر علی صاحب۔

۵۲۹ جالندھر شہر
پریذیڈنٹ ۔ چوہدری محمد یامین صاحب ندیم

۵۳۰ چنیوٹ
پریذیڈنٹ ۔ حاجی تاج محمود صاحب
سیکرٹری مال ۔ شیخ محمد یعقوب صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ شیخ عبدالقیوم صاحب

۵۳۱ اورنگ آباد
پریذیڈنٹ ۔ مولوی عبدالباری صاحب
جنرل سیکرٹری ۔ محمد سردار خانصاحب
سیکرٹری مال ۔ " "
سیکرٹری تبلیغ ۔ مولوی محمد عاشق صاحب

۵۳۲ لکھنؤ (امین آباد)
پریذیڈنٹ ۔ سیٹھ خیرالدین احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ رستم علی خانصاحب
" تبلیغ ۔ " "
" مال گلزار محمد صاحب
امین ۔ عبدالشکور صاحب۔
آڈیٹر ۔ اختر حسن صاحب۔

۵۳۳ سیالکوٹ
جنرل سیکرٹری ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ
سیکرٹری امور عامہ ۔ قاضی علی محمد صاحب۔

۵۳۴ نصرت آباد
پریذیڈنٹ ۔ سید عباس علی شاہ صاحب
نائب " ۔ شیخ عنایت اللہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ " "
" مال نواب الدین صاحب

۵۳۵ عدن
پریذیڈنٹ ۔ ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ " "
جنرل سیکرٹری ۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب بشیری
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ ڈاکٹر محمد خانصاحب
" وصایا ۔ چوہدری سلطان احمد صاحب

۵۳۶ باغبانپورہ (لاہور)
پریذیڈنٹ ۔ حکیم محمد عبداللہ صاحب۔
سیکرٹری ۔ مستری شاہ دین صاحب۔

۵۳۷ دانہ زیدکا
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ ماسٹر ظفر اللہ خانصاحب
" مال ۔ " "

۵۳۸ پونا چھاؤنی
پریذیڈنٹ ۔ میجر سراج الحق خانصاحب۔
وائس پریذیڈنٹ ۔ صوبیدار بشیر احمد صاحب
جنرل سیکرٹری ۔ صلاح الدین صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ ۔ حوالدار رحمت اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" مال سعائی احمد الدین صاحب

۵۳۹ جھانسی
سیکرٹری مال ۔ مراد بخش صاحب

۵۴۰ شیخوپورہ
پریذیڈنٹ ۔ مرزا غلام نبی صاحب جغتائی

مختار نامہ کا اعلان

میں نے اپنی جائداد وغیرہ کاروبار کے متعلق اپنے بیٹے مرزا ظفر احمد صاحب کو قانونی طور پر اپنا مختار بنایا ہے۔ اور قانونی طور پر مختار نامہ رجسٹری کر دیا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اس مختار نامہ کی رو سے بیع، رہن وغیرہ ہر قسم کا اختیار دیا گیا ہے میں ان دنوں بیماری کی وجہ سے احباب سے خط و کتابت کرنے سے معذور ہوں۔ اس لئے مناسب ہوگا۔ کہ جو دوست ان قطعات کو خریدنا چاہتے ہیں جس کا میری طرف سے اعلان ہوا ہے۔ وہ [illegible] عزیزم مرزا ظفر احمد سے خط و کتابت کریں۔

(مرزا شریف احمد)

درخواست دُعا

عزیزۃ القدر عطیۃ اللہ بیگم مدت سے لجارضہ تپ محرقہ علیل ہے اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ دیکھ کر رحم آتا ہے۔ اور طبیعت کو صدمہ لاحق ہوتا ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ کامل اور جلد صحت کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

(چوہدری) احمد شکر اللہ خان ڈسکہ

درخواست دُعاء

عزیز حمید اللہ خان صاحب پسر شمشاد علی صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کر کے مشکور فرمائیں (مفتی محمد صادق)

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کی تصدیق

"آپ کی اکسیر امراض معدہ کی گولیاں اور دوائی فوری علاج کو میں نے استعمال کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔"

مرزا ظفر احمد ۱۳/۱/۴۷

اکسیر امراض معدہ۔ معدہ کی تمام امراض کیلئے بیحد مفید مرکب ہے۔ قیمت فی شیشی ۶۴ گولیاں تین روپے

فوری علاج یعنی گھر یلو طبیب ہیضہ، قے، متلی اور اسہال کو فوراً دور کرتا ہے معدہ کی جملہ خرابیوں کے لئے مفید ہے۔ نزلہ، زکام، درد شقیقہ، درد سر، پیٹ درد غرضیکہ بیسیوں بیماریوں کا فوری علاج ہے گھریلو طبیب ہے اور سفر میں بہترین رفیق ہے قیمت اڑھائی روپے بڑی شیشی پانچ روپے نمونہ کی شیشی ۸/

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

تبلیغ کی ایک آسان راہ

جو دوست خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی کسی نہ کسی سبب سے خود تبلیغ نہیں کرتے اور اسلام کا یہ اہم فرض بھی ادا کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ہم کو ان لوگوں کے پتے روانہ فرمائیں۔ جن کو وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اور ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں ہم ان کو براہ راست اردو انگریزی تبلیغی ٹریکٹ روانہ کرینگے۔ اگر وہ پتے روانہ نہیں کر سکتے۔ تو جسقدر رقم تبلیغ کیلئے خرچ کرنا چاہتے ہوں خواہ ایک ہی روپیہ ہو۔ ہم کو روانہ فرمائیں۔ ہم اس کے عوض اپنے بیرونی مشنوں کو رعائتی قیمت سے معہ لٹریچر بذریعہ رجسٹری روانہ کرتے رہیں گے۔ جس کی وہاں اشد ضرورت ہے۔ اور جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام اور ان کی رقم کی فہرست حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں برائے دعا پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

جناب شیخ عظیم الدین صاحب

سوداگر چرم حیدر آباد سندھ

فرماتے ہیں:۔

میں نے نور منجن استعمال کیا۔ اس سے دانت خوب صاف ہو جاتے ہیں۔ میں تو اس کو زبان پر اور مونہہ میں اچھی طرح مل لیتا ہوں جس سے مونہہ بھی خوب صاف ہو جاتا ہے

شیخ عظیم الدین حیدر آباد سندھ

نور منجن شیشی ۴ اونس دو روپے

" ۲ " ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ نور الدین قادیان**

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسیین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار ریسلنگ فین اور ٹارچ چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگرلونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں کے دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں

(مینیجر)

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

روپ سنوار کریم

چھائیوں کیلوں (مہاسے) اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج

قیمت عہ فی شیشی

رشک چمن سینٹ

دلکش مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں

قیمت فی تولہ اول درجہ ۱/ روپے دوئم درجہ ۸ آنے

حمیدیہ فارمیسی قادیان

پیرس کولڈ کریم

جلد ملائم اور خوبصورت رکھنے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ ایجنسی اور ڈیلرکمیشن کیلئے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کریں

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عماراتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

سام ٹارچ

روزانہ استعمال کی چیز پائیدار اور دیدہ زیب ہونی چاہیئے
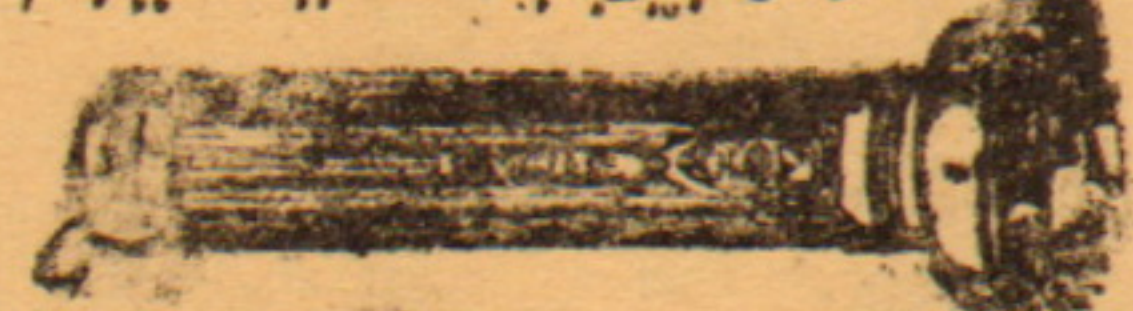
سام ٹارچ کی مقبولیت صرف اسی وجہ سے ہے۔ سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی دائمی قبض درد کمر جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون کو پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اور اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

مالابار فینسی سٹور

میں نے ایک دکان دارالامان میں کھولی ہے جس میں ہر قسم کے فینسی مال ٹوپی جرابیں سویٹر بسکٹ ٹافی چاکولیٹ مٹھائیاں سٹیشنری فونٹین پن بٹن ہر قسم کی انگوٹھیاں جام وغیرہ سلسلہ کی کتب بالخصوص تفسیر کبیر (ہر سہ شائع شدہ) مل سکتی ہیں۔

پتہ

ایم۔ بی۔ فخر الدین مالاباری جنرل مرچنٹ اینڈ بک سیلر قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کریں۔

مینیجر سے خط وکتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھا جائے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں۔ قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

بواسیر کی بار بار کی تجربہ شدہ اور نہایت مفید دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں قیمت ایک ماہ کورس آٹھ روپے

ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق حکومت برطانیہ کا اہم اعلان

وائسرائے ہند کے عہدہ پر لارڈ ماونٹ بیٹن کا تقرر

لنڈن ۲۰ فروری:- آج برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں مسٹر اٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے اور دارالامراء میں مسٹر اپیتھک لارنس وزیر ہند نے ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق ایک اہم بیان دیا۔ اس بیان کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) ملیں برطانوی حکومت اس امر کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔ کہ جون ۱۹۴۸ء سے پہلے پہلے ہندوستان کی حکومت کے مکمل اختیارات ذمہ دار ہندوستانی لیڈروں کو سونپ دینے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔

(۲) یہ امر وزارتی سکیم کا ایک ضروری جزو تھا۔ کہ آئین ساز اسمبلی پوری طرح نمائندہ ہو۔ اور تمام پارٹیوں کی رضامندی سے آئندہ آئین تیار کیا جائے۔ بدقسمتی سے اب تک ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے درمیان اتفاق اور تعاون کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

(۳) اگر وزارتی سکیم کے منشاء کے مطابق ہندوستان کے تمام طبقوں کے نمائندوں کی منظوری سے وقت مقررہ تک کوئی آئین تجویز نہ ہو سکا۔ تو اس صورت میں حکومت غور کرے گی۔ کہ مرکزی حکومت کے اختیارات کس کو سونپے۔ آیا یہ اختیارات برطانوی ہند کی مرکزی حکومت کو سونپے جائیں یا کچھ علاقوں کی صوبائی حکومتوں کو دیئے جائیں۔ یا اور کوئی ایسا مناسب طریق اختیار کیا جائے جو سب سے زیادہ ہندوستان کے مفاد کے لئے ضروری ہے۔

(۴) اگرچہ اختیارات کا آخری انتقال جون ۱۹۴۸ء تک عمل میں نہ آسکے گا۔ بایں ہمہ ابتدائی کارروائی قبل از وقت عمل میں لانا ضروری ہے

(۵) آخری انتقال اختیارات کو عمل میں لانے کے لئے مناسب وقت پر ایک قانون بنایا جائے گا۔

(۶) لارڈ ویول موجودہ وائسرائے ہند کو چونکہ زمانہ جنگ تک کے لئے وائسرائے مقرر کیا گیا تھا۔ اس لئے اب آپ کی میعاد عہدہ ختم کر دی گئی ہے۔ اور آپ کا جانشین لارڈ ماونٹ بیٹن کو مقرر کیا گیا ہے۔

(۷) ریاستوں کے اعلیٰ اختیارات برطانوی ہند کی کسی حکومت کو منتقل نہ کئے جائیں گے۔ جب تک برطانیہ کی سرداری ختم نہ ہو گی۔ اس وقت تک تاج اور ریاستوں کے تعلقات میں تبدیلی فرداً فرداً باہمی سمجھوتوں سے ہی ہو سکتی ہے۔

(۸) انتقال اختیارات سے پیدا ہونے والے معاملات کے متعلق حکومت برطانیہ مفاہمت کے لئے گفت و شنید کرے گی۔

(۹) برطانوی حکومت اہل برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے لئے بہترین تمناؤں کا اظہار کرتی ہے اور ہندوستان کی آزادی کے اس آخری مرحلہ پر اس امر کی خواہشمند ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات ہمیشہ قائم رہیں۔

خان بہادر محمد دلاور خان صاحب کیلئے درخواست دعا

خان بہادر محمد دلاور خان صاحب ایم۔ بی۔ ای ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان جو نہایت متقی اور پرہیزگار اور مخلص خادم سلسلہ ہیں بعض مخالفین کے بغض و عناد کی وجہ سے ایسے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ اور عداوت پر مبنی ہیں۔ اور محض بدنام کرنے کی خاطر گھڑے گئے ہیں۔ وہ الزامات کی صفائی میں کوشاں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت طور پر کامیاب کرے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۰ فروری۔ مسلم لیگ کی تحریک کے سلسلے میں حکومت پنجاب اور مسلم لیگ کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ آج صوبائی مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ۔ ملک فیروز خاں نون۔ اور میاں ممتاز دولتانہ کو لاہور لایا گیا۔ جہاں غیر جانبدار اشخاص نے ان سے گفتگو کے مصالحت کی انہیں جس کمرہ میں رکھا گیا وہاں پولیس کا سخت پہرہ تھا۔ گفتگو کرنے کے بعد انہیں واپس قصور جیل میں بھیج دیا گیا۔ خواجہ ناظم الدین آج دہلی روانہ ہو گئے۔ آپ کو مسلم لیگی زعما سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

لاہور ۲۰ فروری۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک۔ پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کی نظر بندی کے خلاف جو درخواست دی گئی تھی اسے لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے کثرت آراء سے منظور کر لیا۔ اور آپ کی رہائی کا حکم دیدیا ہے جسٹس سر عبدالرشید اور جسٹس محمد منیر نے آپ کی نظر بندی کو ناجائز قرار دیا۔ جسٹس دیوان رام لال نے اس سے اختلاف کیا۔ حکومت پنجاب نے ایک ترمیمی آرڈیننس کے ذریعے سے ملک عمر حیات ملک کو پھر نظر بند کر لیا ہے۔

دہلی ۲۰ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں سردار پٹیل نے بتایا کہ آئندہ آٹھ سالوں میں دس مزید ریڈیو سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔

کلکتہ ۲۰ فروری۔ مسٹر حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں کہا۔ اگر کانگرس نے عارضی حکومت کے مسلم لیگی ارکان کے متعلق اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو ہندوستان کی فرقہ وارانہ فضا مزید مکدر ہو جائے گی۔

مردان ۲۰ فروری۔ مسلمانوں نے آج ڈپٹی کمشنر کی رہائش گاہ کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ ضلع ہزارہ کی اس سکھ لڑکی کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ جس نے اسلام قبول کر کے ایک مسلمان سے شادی کر لی تھی پولیس نے اس مظاہرہ کے سلسلے میں سرحد اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر خان عبدالقیوم خان کو اور ۲ دیگر مسلم لیگی کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔

لائلپور ۲۱ فروری۔ گندم دڑہ ۹/۱۰- گندم فارم ۹/۱۴- گڑ نیا ۸/۱۸- شکر تئی ۲۱/۶/- گھی دیسی ۱۸۸/۸/-

لکھنؤ ۲۰ فروری۔ مسٹر احتشام محمود علی ایم ایل۔ اے کو یو۔ پی مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ نے مسلم لیگ کی طے شدہ پالیسی کے خلاف مخلوط انتخابات کی حمایت کی تھی۔

دہلی ۲۰ فروری۔ حکومت ہند نے مشرق وسطےٰ میں ایک تجارتی مشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مشن مارچ کے پہلے ہفتہ میں روانہ ہو گا۔ اور ایران۔ عراق۔ شام۔ لبنان مصر سوڈان اور حجاز سے تجارتی تعلقات قائم کرے گا۔

لاہور ۲۰ فروری۔ سونا دیسی ۱۰۰/۸- سونا اسٹنڈرڈ ۱۰۲/۸- پونڈ ۶۵/۰/۰- چاندی ۱۵۵/۰/۰ روپے

لنڈن ۲۰ فروری معلوم ہوا ہے کہ برطانوی وزارتی مشن کے ہندوستان آنے پر ۳۱۲۵۰ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ ہندوستانی نمائندوں کے لنڈن جانے پر ۹۰۶۰ پونڈ خرچ آئے تھے۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے دریافت کیا کہ کن وجوہ کی بنا پر لارڈ ویول کو واپس بلایا جا رہا ہے مسٹر اٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے جواب میں کہا۔ ہندوستان کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے انہیں واپس بلایا گیا ہے۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ گاندھی جی نے مسٹر فضل الحق کے تار کے جواب میں لکھا ہے کہ میں آپکو ملنے کیلئے تیار ہوں۔ اگر آپ مجھے اس امر کا قائل کر دیں کہ میرا بہار جانا ضروری ہے۔ تو میں ضرور بہار روانہ ہو جاؤں گا۔

مردان ۲۱ فروری۔ مردان میں مسلم لیگ کے لیڈر خان عبدالقیوم خان اور دیگر مسلم لیگیوں کی گرفتاری سے پیدا شدہ حالات کا معائنہ کرنے کیلئے ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد مردان روانہ ہو گئے ہیں۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ مسلم لیگ کے حامیوں نے تشدد سے کام لیا تھا۔ اور چند دکانیں لوٹ لی تھیں